

رسول اللہ کی نصیحتیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

مولانا مفتی محمد عاشق الہی بلند شہری

مکتبہ معارف القرآن کراچی

(Quranic Studies Publishers)

جملہ حقوق ملکیت بحق مکتبہ معارف القرآن کراچی محفوظ ہیں

خضر شاکر قاسمی	:	مترجم
ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ، اپریل 2010ء	:	طبع شدہ
احمد رضا ڈیپارٹمنٹ، کراچی۔	:	طبع
مکتبہ معارف القرآن کراچی (Quranic Studies Publishers)	:	ناشر
(021) 35031585, 35031566	:	فون
www.onlineshariah.com www.quranicpubfishers.com	:	ویب سائٹ
Info@quranicpubfishers.com	:	ای میل

لے کے ہے:

● مکتبہ معارف القرآن کراچی
فون: 35031585, 35031566

● ادارہ المعرفۃ والعلوم کراچی
فون: 35049733 - 35032020

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ

الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، اَمَّا بَعْدُ:

چشم نظر اوراق میں احقر نے سرور عالم، صلوات اللہ علیہ وسلم کے

ایسے ارشادات جمع کئے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشفقانہ اور

ناسخانہ انداز سے کسی عمل کا حکم دیا ہو، یا کسی عمل سے روکا۔ اس سلسلے میں ان

احادیث مقدسہ کو خاص طور پر تلاش کر کے لکھا ہے جو کسی صحابی کے سوال کرنے

پر بطور وصیت و نصیحت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات جامعہ ارشاد

فرمائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بخود کسی صحابی کو اہتمام کے ساتھ کسی

بات کی خصوصی نصیحت فرمائی۔

اسی مناسبت سے اس مجموعے کا نام ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

نصیحتیں“ تجویز کیا ہے، عوام کے سمجھانے کے خیال سے لفظی ترجمے کی رعایت

نہیں کی بلکہ ہر حدیث کا با محاورہ ترجمہ کر دیا ہے۔

چونکہ ان احادیث میں بہت سی حدیثیں ایسی ہیں کہ ایک ہی حدیث

میں کئی نصیحتیں مذکور ہیں، اس لئے یہ مختصر سا مجموعہ کئی سو مواعظ نبویہ علی صاحبہا

الصلوة والتخیر کا انمول ذخیرہ بن گیا ہے۔ اگرچہ اس رسالے کی ضخامت زیادہ نہیں، ایک مشاق پڑھنے والا گھنٹہ بھر میں اسے ختم کر سکتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس ارادے سے اسے پڑھے کہ ہر نصیحت پر عمل بھی کروں گا، تو ان شاء اللہ تعالیٰ پوری عمر اس کے پڑھنے اور عمل کرنے میں خرچ ہو جائے گی۔

احادیثِ مقدسہ کے اس مجموعے سے کھانے پینے، کسی کے یہاں آنے جانے، پیشاب پانچخانہ کرنے، راستوں پر گزرنے، راستوں میں بیٹھنے، سلام کرنے، رات کو سونے، بچوں کو علم و ادب سے آراستہ کرنے اور زندگی کے دوسرے شعبوں کے طریقے اور آداب بھی معلوم ہوں گے، اور یقین ہو جائے گا کہ جن باتوں کو ہم معمولی سمجھتے ہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اہمیت کے ساتھ ان کو بیان فرمایا ہے۔

اصلاحِ باطن کے سلسلے میں بھی بہت سی احادیث اس مجموعے کے ضمن میں آگئی ہیں، اس لئے اصلاحِ ظاہری کے لئے ہی نہیں ہے، بلکہ اصلاحِ باطن کے لئے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس مجموعے کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا، اس کا بار بار پڑھنا اور سننا، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی بقا کی طرف متوجہ کرنے میں ان شاء اللہ تعالیٰ معاون ہوگا۔ اصحابِ سلوک، مشائخِ طریقت کے نصائح پڑھا کرتے ہیں، لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو اجر اور جو وزنِ فخر الاذنین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ہے وہ کسی دوسرے شخص کے اقوال میں نہیں ہو سکتا۔ مشائخِ طریقت، مریدوں کی اصلاح کے لئے ان نصائحِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتخیر کے مطالعے کا اہتمام

کرائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مفید اور موثر پائیں گے۔ نیز مکاتیبِ ریشیہ اور اسکولوں کے طلبہ اور طالبات کو ان احادیث کا حفظ کر ادینا دینی تربیت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بہت معاون ہوگا۔

اللہ جل شانہ سے دُعا ہے کہ اس رسالے کو قبول فرمائے اور مجھے اور ہر اس شخص کو جو اس کا مطالعہ کرنے، عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ احقر کو اور احقر کے والدین اور مشائخ کو اپنی دُعاؤں میں یا فرمائیں **يَا فَرَّائِمُ بِوَجْهِ اللَّهِ التَّوْفِيقُ**۔

العبد الفقير

محمد عاشق الہی بلند شہری

علما اللہ عنہ

کیم ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ

مدینتہ منورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

- ① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی: ۱- اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا، اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے، ۲- اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا، اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا، ۳- فرض نماز ہرگز قصداً نہ چھوڑ، کیونکہ جس نے قصداً فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا، ۴- شراب ہرگز مت پی، کیونکہ وہ بے حیائی کی جز ہے، ۵- گناہ سے بچ، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے، ۶- میدانِ جہاد سے مت بھاگ، اگرچہ (دوسرے) لوگ (تیرے ساتھی) ہلاک ہو جائیں، ۷- جب لوگوں میں (وبائی) موت پھیل جائے اور تو وہاں موجود ہو تو وہاں جم کر رہنا (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا)، ۸- اور جن کا خرچہ تجھ پر لازم ہے (بیوی بچے وغیرہ) ان پر اپنا اچھا مال خرچ کرنا، ۹- اور ان کو آداب سکھانے کے پیش نظر ان سے اپنی لاشھی ہٹا کر مت رکھنا،

(۱) فی المشکوٰۃ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما واخرجه الامام احمد فی المسند ج: ۵

ص: ۲۳۲، فی مسند معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

۱۰- اور ان کو (اللہ کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

(مکتوٰۃ الصالح ص: ۱۸، از مسند احمد)

یہ جو ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کو ہرگز نہ ستا، اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا، یہ اولاد کو خطاب ہے جو انتہائی فرماں برداری کی ترغیب دینے کے لئے ارشاد فرمایا ہے، آگے ماں باپ سوچ سمجھ سے کام لیں اور کوئی ظالمانہ حکم صادر نہ کریں، اور خود غور کر لیں کہ کس حکم کا انجام کیا ہوگا؟ اور خود اسے اور اس کے بیوی بچے کو ہمارا حکم ماننے سے کیا تکلیف پہنچے گی؟

اور یہ جو ارشاد فرمایا کہ جب کسی وبا کی جگہ لوگ مرنے لگیں تو وہاں جم کر رہنا، اس میں مصلحت یہ ہے کہ عام وبا دیکھ کر لوگ بھاگ جائیں گے تو مرنے والوں کا کفن و دفن کون کرے گا؟ نیز اس میں تقدیر پر ایمان کا مظاہرہ بھی ہے کہ جو تقدیر میں ہے ہو کر رہے گا، وبا کی جگہ سے بھاگ جانا موت سے بچانے والا نہیں۔ آخری تین نصیحتیں اہل و عیال سے متعلق ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ گھر والوں پر عمدہ اور حلال مال خرچ کرو، ان کے آرام و راحت کا خیال رکھو، لیکن ان کو سختی کے ساتھ ڈانٹتے ڈپٹتے بھی رہو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے غافل نہ ہونے پائیں، اور نرمی کی وجہ سے بے ادب نہ بن جائیں۔

② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے کوئی شخص سفر میں کسی جگہ ٹھہر جاتا ہے، بلکہ (اس سے بھی زیادہ دنیا کو بے ثبات سمجھ

اور) ایسا رہ جیسے راستہ چلنے والا مسافر ہو۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے توضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر، اور جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر، اور بیمار ہونے سے پہلے تندرستی کو غنیمت جان کر اچھے عمل کر لے، اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھ کر اچھے اعمال میں لگا دے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۹)

دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے کو مُردوں میں شمار کر۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۹)

مُردوں میں شمار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ موت کو اس قدر قریب سمجھ کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ اب موت آئی، اب موت آئی، اور جہاں تک ہو سکے نیک کام کرتا رہ، اور زندگی کو آخرت کے کاموں میں لگائے جا، خبر نہیں موت کب آجائے؟

② حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اسلام کی چیزیں تو بہت ہیں جن کی ذمہ داری بھی مجھ پر بہت ہے، لہذا آپ مجھ کو ایک ایسی چیز بتا دیجئے کہ میں اس میں لگا رہوں (جو میری نجات اور رنج و رنجت کے لئے کافی ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ خدا کی یاد میں تر رہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۸، از ترمذی)

③ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ

مجھے نصیحت فرمائیں اور مختصر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ جیسے تو سب چیزوں کو چھوڑ چکا اور ایسی گفتگو نہ کر جس کی کل کو عذر خواہی کرنی پڑے، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از احمد)

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں (جو میں بتانا چاہتا ہوں) حاصل کرے پھر ان پر خود عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتادے جو ان پر عمل کرے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں (پانچوں انگلیوں پر) گنائیں:-

- ۱- حرام چیز سے بچ تو سب سے زیادہ عابد ہوگا۔
- ۲- جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس پر راضی رہ، تو سب سے زیادہ مال دار ہوگا۔
- ۳- اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کر تو مؤمن ہوگا۔
- ۴- لوگوں کے لئے وہ پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو مسلم ہوگا۔
- ۵- زیادہ نہ ہنس کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۰، از احمد و ترمذی)

یعنی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زیادہ ہنسنے سے دل کھل جاتا ہے، وہ غلط سمجھتے ہیں۔

⑥ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں

سے پہلے غنیمت سمجھو:-

۱- جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، ۲- تندرستی کو بیماری سے پہلے، ۳- مال واری کو تنگ دست ہو جانے سے پہلے، ۴- فرصت کو مشغولیت سے پہلے، ۵- زندگی کو موت سے پہلے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۱، از ترمذی و ابو مرسل)

④ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی دنیا سے محبت کرے گا، اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے گا، اور جو اپنی آخرت سے محبت کرے گا، اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا، لہذا تم باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو فنا ہونے والی چیز (یعنی دنیا) پر ترجیح دو اور اس سے ہی محبت کرو۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۱، از احمد و بیہقی فی شعب الایمان)

⑤ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! مسکین کو (بغیر کچھ دیئے) واپس نہ کرنا، ہو سکے تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دیا کر۔ (پھر فرمایا) اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر اور ان کو اپنے سے قریب کر کیونکہ قیامت کے دن اللہ تجھے اپنے قریب کرے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۷، از ترمذی و بیہقی فی شعب الایمان)

⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بد دین کی نعمت (دولت، اعزاز وغیرہ) دیکھ کر رشک نہ کر کیونکہ تجھے پتہ نہیں کہ مرنے کے بعد اللہ کے پاس اس بد دین کے لئے ایک قاتل یعنی دوزخ ہے جس کے عذاب کے سامنے دنیا کی نعمتوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۷، از شرح السنہ)

⑩ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے سات چیزوں کا حکم فرمایا:-

- ۱- مجھے حکم دیا کہ مسکینوں سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں۔
- ۲- اور حکم دیا کہ دنیاوی حالتوں میں اسے دیکھوں جو مجھ سے کم ہے، اور اسے نہ دیکھوں جو مجھ سے (مال و دولت وغیرہ میں) بڑا ہوا ہے۔
- ۳- اور حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں (یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کروں اور ان کا دھیان رکھوں) اگرچہ رشتہ دار مجھ سے منہ موڑ لیں۔
- ۴- اور حکم دیا کہ اللہ کے علاوہ کسی سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کروں۔
- ۵- اور حکم دیا کہ سچ کہوں اگرچہ کڑوا لگے۔
- ۶- اور حکم دیا کہ اللہ کے (حکم کے) بارے میں کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے نہ ڈروں۔

۷- اور حکم دیا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے کے خزانے میں سے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳۹، از احمد)

⑪ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ مزے اڑانے سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے مزے اڑانے والے نہیں ہوتے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳۹، از احمد)

⑫ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے (یمن

جانے کے لئے) رکاب میں قدم رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آخری وصیت یہ فرمائی کہ اے معاذ! لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۲، از مالک)

③ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اے لڑکے! اللہ (کے حق) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کا دھیان رکھ تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، اور جب تجھے سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر، اور جب مدد چاہنی ہو تو اللہ سے مدد چاہ، اور خوب سمجھ لے کہ اگر سارے انسان مل کر تجھے کوئی نفع پہنچانے کا ارادہ کریں تو تجھ کو اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر سب جمع ہو کر کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھ کو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، (پھر ارشاد فرمایا کہ تقدیر کے فیصلے لکھے جا چکے) قلم اٹھائے گئے اور صحیفے سوکھ چکے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۵۳، از احمد و ترمذی)

④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ رُوح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے (یعنی وحی کے ذریعے بتایا ہے) کہ بے شک کوئی شخص اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جس قدر اس کے مقدر میں لکھا ہو) پورا نہ کر لے، (پھر فرمایا کہ) خبردار! اللہ سے ڈرو اور روزی کمانے میں اچھی راہ اختیار کرو، اور رزق کا دیر سے ملنا تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے

کہ اس کو اللہ کی نافرمانی کر کے کمانے لگو (اور رشوت و سود وغیرہ کے ذریعے بیٹ بھرنے کو تیار ہو جاؤ) کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ اس کی اطاعت ہی سے مل سکتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۵۲، از شرح السنۃ و بیہقی فی شعب الایمان)

⑩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دُنوی چیزوں میں اس کو دیکھو جو تم سے نیچے درجے میں ہے اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے بڑھا ہوا ہے، ایسا کرنے سے اللہ کی اس نعمت کی تحقیر نہ کر پاؤ گے جو اس نے تم کو دی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۷، از مسلم)

یعنی اگر تم مال دار پر نظر ڈالو گے جو تم سے مال میں بڑھا ہوا ہے تو دل میں کہو گے کہ خدا نے اسے اس قدر نعمتیں دی ہیں، ہمیں نہیں دیں، اور اس طرح تم اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرنے والے بن جاؤ گے، اور یوں سوچو گے کہ اللہ نے ہمیں جو کچھ دیا اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں، نعمتیں تو دراصل امراء کو ملی ہیں، لہذا امراء پر نظر نہ کرو، بلکہ ان کو دیکھو جو تم سے مال وغیرہ میں کم ہیں تاکہ اللہ کا شکر ادا کر سکو۔

⑪ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جائیداد حاصل نہ کرو کیونکہ اس کی وجہ سے دُنیا میں دل لگا لو گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۱، از ترمذی و بیہقی فی شعب الایمان)

⑫ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہے، ہاں اگر پرہیزگاری میں بڑھ جائے تو بہتر ہو سکتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۳، از احمد) یعنی بہتری اور برتری کا معیار رنگ پر نہیں بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے۔

⑮ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا ہے:-

- ۱- پوشیدہ اور ظاہر اللہ سے ڈروں۔
- ۲- غصہ اور رضامندی (دونوں حالتوں) میں انصاف کا کلمہ کہوں، یعنی غصے میں بے ہوش ہو کر بے انصافی کی بات نہ کہوں۔
- ۳- تنگ دستی اور مال داری (دونوں حالتوں) میں درمیانی راہ اختیار کروں۔
- ۴- جو مجھ سے تعلق توڑے، اس سے تعلق باقی رکھوں۔
- ۵- جو میرا حق چھین لے اور مجھے محروم رکھے، اس کو اس کا حق دوں۔
- ۶- جو مجھ پر ظلم کرے، اس کو معاف کر دوں۔
- ۷- میری خاموشی (غور و فکر) ہو۔
- ۸- میرا بولنا اللہ کا ذکر ہو۔
- ۹- میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو، اور (یہ بھی حکم دیا ہے کہ) بھلائی کا حکم کروں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۵۸، ۴، از رزین)

⑯ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن (کے یاد رکھنے) کا خوب دھیان رکھو، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ چھوٹ کر چلے جانے (سینے سے نکل جانے میں) اُونٹوں سے بھی زیادہ سخت ہے جو اپنی رسیوں سے چھوٹ کر بھاگ جائیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۰، از بخاری و مسلم)

⑰ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھ کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ اللہ کا ڈر تیری ہر چیز کے لئے زینت ہے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف پڑھا کر اور اللہ عزوجل کا ذکر کیا کر اس سے آسمان میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں تیرے لئے نور ہوگا۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ خاموش رہا کر، اس سے شیطان ڈور ہوگا اور دین کے بارے میں تیری (غیب سے) مدد ہوگی۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کا نور جاتا رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق کہو، اگرچہ کڑوا لگے۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے (حکم کے) بارے میں کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُوسروں کا وہ عیب نہ پکڑ جو تجھ میں ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۱۳، از ترمذی فی شعب الایمان)

⑪ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمادے اور تجھے (مصیبت میں) مبتلا کر دے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۱۳، از ترمذی)

② حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا سے ڈرتا رہ چاہے جس کسی جگہ بھی ہو، اور گناہ کے بعد نیکی کر، اس سے گناہ مٹ جائے گا، اور لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ میل جول رکھ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۲، از احمد و ترمذی و دارمی)

③ حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ آپ کے بعد پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَمْسَنْتُ بِاللَّهِ" (میں اللہ پر ایمان لایا) کہہ لے پھر اس پر قائم رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۲، از مسلم)

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو، کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ بولنا دل کی قساوت یعنی سختی کا سبب ہے۔ پھر فرمایا کہ بے شک سخت دل والا اللہ سے سب سے زیادہ ڈور ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۸، از ترمذی)

⑤ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھ، اپنے گھر میں بیٹھا رہ (فتنوں اور دُنیا کے فضول دھندوں اور آخرت سے ہٹانے والی چیزوں سے بچنے کے لئے یہ حکم فرمایا) اور اپنے گناہ پر رو کیا کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۱۳، از احمد و ترمذی)

①۱ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہدیہ لیا دیا کرو، (دل سے) کینوں کو ڈور کرتا ہے اور کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے لئے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا آدھا حصہ ہی ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۱، از ترمذی)

①۲ حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو گالی ہرگز نہ دے، فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے گالی کسی کو نہیں دی، نہ کسی آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو، نہ بکری کو۔ دوسری نصیحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ کسی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھ، اور فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی سے ہنسنے والے چہرے سے بات کرے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنا تہہ آدمی پنڈلی تک باندھا کر اور اس پر عمل نہ کرے تو شخصوں تک باندھ لے، اور شخصوں سے نیچے تہہ مت لٹکا کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا تیرا کوئی عیب جتا کر تجھے عیب دار بنائے تو اس کا عیب بیان کر کے اس کو عیب دار نہ بنا، ایسا کرنے سے تجھے اجر ملے گا اور اس کے (اس) فضل کا وبال اس پر ہی ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۹، از ابوداؤد)

①۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی چیز بتا دیجئے جس کے ذریعے کچھ نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ

چیز ہٹا دیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۲۸، از مسلم)

۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ سختی کے موقعوں پر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے، اسے چاہئے کہ عیش کے زمانے میں کثرت سے دعا کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۵، از ترمذی)

۳۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مصیبت آنے سے پہلے) صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ (مثل اونچی دیوار کے ہو جاتا ہے) بلا اس کو پھاندا کر نہیں آسکتی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۷، از زرین)

۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ دن تک مجھ سے روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ اے ابو ذر! جو بات تجھ سے بعد میں کہی جائے گی اس میں غور کرنا، پھر جب ساتواں دن ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھ کو ظاہر اور باطناً اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، (پھر فرمایا) کہ جب تو گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی بھی کر اور ہرگز کسی سے کچھ بھی سوال نہ کر، اگر چہ سواری پر ہونے کی حالت میں تیرا کوڑا گر جائے (اور تجھ کو اتر کر اٹھانا پڑے)۔ (پھر فرمایا) کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (کیونکہ خیانت ہونے کا احتمال ہے) اور دو آدمیوں میں فیصلہ نہ کرنا (کیونکہ ظلم ہو جانے کا اندیشہ ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۲۲، از احمد)

۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی:-

۱- ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں،

۲- چاشت کی دو رکعتیں پڑھا کروں،

۳- سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۱۱، از بخاری و مسلم)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تو (آخرت میں) مجھ تک پہنچنا چاہتی ہے تو تیرے لئے اس قدر دنیا کافی ہونی چاہئے جتنی مسافر سفر میں لے کر چلتا ہے، اور مال داروں کے پاس بیٹھنے سے بچتا، اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھنا جب تک تو اس میں بیوند لگا کر نہ پہن لے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۵، از ترمذی)

④ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے تھے کہ سفارش کر دیا کرو، اس میں تم کو اجر ملے گا، اور اللہ اپنے رسول کی زبانی جو چاہے فیصلہ فرمادے گا (مگر تم کو بہر حال سفارش کا اجر ملے گا)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۲۶، از بخاری و مسلم)

⑤ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو اپنے اپنے درجے پر رکھو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳۳، از ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ جو جس لائق ہو، اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو، ہر چھوٹے بڑے کے درجے اور مرتبے کے مناسب شفقت اور احترام سے پیش آؤ۔

(۳۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ صرف مؤمن کی صحبت اختیار کرو، اور تیرا کھانا (بطور دعوت) پرہیزگاری کھائیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۲۶، از ترمذی، ابو داؤد)

(۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (بڑا) گمان کرنے سے بچو، کیونکہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹی بات ہے، (پھر فرمایا کہ کسی کی) پوشیدہ باتوں کا پتہ نہ لگاؤ اور نہ عیب تلاش کرو، ایک دوسرے کو لڑائی کے لئے نہ بھڑکاؤ، آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، تعلقات ختم نہ کرو اور سب اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۲۷، از بخاری و مسلم)

(۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کرو، اس نے بار بار یہی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳۳، از بخاری)

(۳۴) حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک غصہ شیطان کی جانب سے ہے اور بے شک آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ کو پانی ہی بجھاتا ہے، لہذا جب تم کو غصہ آئے تو وضو کر لو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳۳، از ابو داؤد)

ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بھی غصہ نہ جائے تو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۳، بروایت عبداللہ)

② حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے روز ظلم اندھیریاں بن کر سامنے آئے گا، اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو برباد کر دیا، اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپس میں خونریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۳، از مسلم)

③ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کر دیا کرو، سوا گروہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہہ دیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۵۲۳، از بخاری)

(یعنی خیرات دوزخ سے بچائے گی، اور کسی کو اچھی بات بتانا علم کی

خیرات ہے۔)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سات تباہ برباد کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہیں:-

۱- اللہ کے ساتھ شرک کرنا،

۲- جاؤ و کرنا،

- ۳- کسی انسان کو ناحق قتل کرنا،
- ۴- سو دکھانا،
- ۵- قیم کا مال کھانا،
- ۶- جہاد کے موقع پر میدان سے بھاگنا
- ۷- زنا سے ڈور رہنے والی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۱، از بخاری و مسلم)

③ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم کو نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف منہ کر کے ایسا وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہہ گئے، اور دلوں میں ڈر پیدا ہو گیا، یہ حالت دیکھ کر ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ وعظ ایسا فرمایا جیسے کوئی رخصت کرنے والا نصیحت کیا کرتا ہے، (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ سے کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وعظ فرمایا ہو) لہذا ہم کو وصیت فرمادیجئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست منظور فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور امیر کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، اگر چہ وہ چشمی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو بھی زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو اپنے ذمے لازم کر لینا، مضبوطی سے تمام لینا اور دلوں سے پکڑ لینا، اور دین میں نئی نئی چیزیں نکالنے سے بچنا کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

(جس کی سزا جہنم ہے)۔ (مختلوة المصاحح ص: ۲۹، از احمد، ابوداؤد)

③ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم خود بھی حاصل کرو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، فرائض خود بھی سیکھو، اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، قرآن پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ، کیونکہ (مقرب) میری وفات ہو جائے گی اور جلد ہی علم بھی اٹھ جائے گا، اور (نئے نئے) فتنے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ کسی معاملے میں دو شخص جھگڑیں گے تو کوئی فیصلہ کرنے والا نہ پائیں گے۔ (مختلوة المصاحح ص: ۳۸، از دارمی و دارقطنی)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تیرے پاس امانت رکھ دے اس کی امانت ادا کر، اور جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر۔

(مختلوة المصاحح ص: ۲۵۳، از ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

⑤ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد صاحب کی زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھائی کی لائھی (لائھی کو مثال کے طور پر ذکر فرمایا ہے) مذاق کے طور پر اس طرح نہ لے لے کر رکھ ہی لے، جو شخص اپنے بھائی کی لائھی لے اس کو چاہئے کہ واپس کر دے۔ (مختلوة المصاحح ص: ۲۵۵، از ترمذی)

یعنی مذاق مذاق ہی میں اپنے بھائی کی کوئی چیز لے کر دبا کر نہ بیٹھ جائے، بلکہ واپس کر دے۔

⑥ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ایسے ڈھل مل ارادے والے نہ بنو کہ یوں کہا کرو لوگ ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی کریں گے، اور وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے، (ایسا نہ کرو) بلکہ اپنے آپ کو اس چیز کی مشق کراؤ کہ دوسرے احسان کریں تو تم بھی احسان کرو، اور اگر تمہارے ساتھ بُرا برتاؤ کریں تو بھی تم ظلم نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از ترمذی)

یعنی غیر مستقل مزاج نہ بنو کہ تمہاری اپنی رائے ہی نہ ہو اور تمہاری کتنی دوسروں کے ہاتھ میں ہو کہ کوئی تمہارے ساتھ نیکی کرے تو تم بھی نیکی کرنے لگو، کوئی تم پر ظلم کرے تو تم بھی اس پر ظلم کرنے لگو، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم دوسروں کے اشاروں پر ناپتے ہو، وہ جب چاہیں تمہیں اچھا برتاؤ کرنے والا بنادیں اور جب چاہیں ظالم اور بد معاملہ بنادیں، تمہیں ایسا نہ چاہئے بلکہ اپنی ایک مستقل رائے رکھو کہ ہم کسی کے ساتھ ظلم اور بُرائی نہ کریں گے چاہے کوئی ہمارے ساتھ ظلم کا برتاؤ ہی کیوں نہ کرے۔

⑧ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے، لیکن (جب مجمع بہت ہو تو آپس میں کھل جایا کرو اور اس طرح مجلس میں) گنجائش نکال لیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۰۳، از بخاری و مسلم)

⑨ حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے بیچ میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۰۳، از ابوداؤد)

۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانے کو گالی نہ دو، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے کا (اُلٹ پھیر کرنے والا) ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۰۸، از احمد ابو داؤد)

۵۱) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے، اس لئے اپنے نام اچھے رکھا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۰۸، از مسلم)

۵۲) حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبیوں کے ناموں پر نام رکھا کرو، ناموں میں سب سے پیارے نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں، اور سب سے سچے نام حارث (کمانے والا) اور ہمام (ارادہ کرنے والا) ہیں، اور ناموں میں سب سے بُرے نام حرب (لڑائی) اور مرہ (کڑوا) ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۰۹، از ابو داؤد)

۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے بھائی سے جھگڑانہ کر، اس سے (تکلیف دینے والا) مذاق نہ کر، اس سے وعدہ خلافی نہ کر۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۱۷، از ترمذی)

۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی اندھیریوں کی طرح آنے والے فتنوں سے پہلے اچھے عمل کرنے میں سبقت کرو، ان فتنوں (کے زمانے) میں انسان صبح کو مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، (اور) اپنے دین کو

ذرا سی دنیا کی چیز کے بدلے بیچ دے گا۔ (مکملۃ الصالح ص: ۲۶۳، از مسلم)

۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

(مکملۃ الصالح ص: ۱۳۰، از ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۵۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جب (کسی جگہ) تم میں سے تین آدمی ہوں تو (تین میں سے) دو

شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں، جب تک مجلس میں بہت سے

آدمی نہ آجائیں، اس وجہ سے کہ تیسرے کو رنج ہوگا (کہ شاید میرے متعلق کچھ

کہہ رہے ہوں یا یہ کہ مجھ کو اپنی باتوں میں شریک کرنے کے لائق نہ سمجھا)۔

(مکملۃ الصالح ص: ۳۲۳، از بخاری و مسلم)

معلوم ہوا کہ مجلس میں بہت سے آدمی ہوں تو علیحدہ ہو کر آپس میں دو

آدمیوں کو باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے۔

۵۷) حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تم کو جنت

کی ضمانت دے دوں گا:-

۱- جب بات کرو تو بیچ بولو،

۲- جب وعدہ کرو تو پورا کرو،

۳- جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو۔

۴- اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھو،

- ۵- اپنی نظریں نیچی رکھو (تاکہ بے جگہ نظر نہ پڑ جائے)،
۶- ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو۔

(مختلوة المصابیح ص: ۳۱۵، از احمد رضا عینی فی شعب الایمان)

۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مکھی تمہارے کھانے میں گر جائے تو اس کو اس میں (پوری طرح) ڈبو دیا کرو کیونکہ اس کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے، اور حقیقت ہے کہ وہ زہر (والے بازو) کو ہمیشہ پہلے ڈالتی ہے، اور شفا (والے بازو) کو روک لیتی ہے، لہذا جب برتن میں زہر داخل کر دیا تو آب شفا بھی داخل کر لو کیونکہ شفا والے بازو کا اثر زہر پر غالب آجاتا ہے اور اس سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ (مختلوة المصابیح ص: ۳۲۲، از شرح السنۃ)

۵۹) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، (اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پل رہا تھا (کیونکہ ان کی والدہ حضرت اُمّ سلمہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا تھا) ایک مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر پکھرا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر کھا اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے رکھا۔ (مختلوة المصابیح ص: ۳۶۳، از بخاری و مسلم)

۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ شیطان تمہارے پاس ہر حالت میں حاضر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی حاضر رہتا ہے، پس جب تم

میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو جو کچھ اس میں ایسی ویسی چیز لگ گئی ہو، اسے دُور کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے، پھر جب فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ کیا پتہ کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۳، از مسلم)

(یعنی گرا ہوا لقمہ چھوڑے نہیں، ممکن ہے کہ اسی لقمے میں برکت ہو۔)

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرید (شور بے میں ڈوبے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو ”شرید“ کہتے ہیں) کا پیالہ پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کناروں سے کھاؤ، بیچ میں سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے (جو بیچ میں ہاتھ ڈالے گا برکت اس کے ہی ہاتھ میں چلی جائے گی باقی سب محروم رہ جائیں گے، اور اگر سب کناروں سے کھائیں گے تو سب برکت میں شریک رہیں گے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۶، از ترمذی)

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (پانی وغیرہ) ایک سانس میں نہ پیو جیسے اُونٹ پیتا ہے، بلکہ (کبھی) دو سانس میں اور (کبھی) تین سانس میں پیا کرو، اور جب پینے لگو تو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھو، اور جب پی چکو تو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۷۱، از ترمذی)

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام ہو جائے تو بچوں کو (باہر نکلنے سے) روکو کیونکہ اس وقت شیطان

بچیل جاتے ہیں، پھر جب خاصی دیر گزر جائے تو باہر نکلنے کی اجازت دو (پھر فرمایا کہ سوتے وقت) ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا اور پانی کے مشکیزوں کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر تسے سے باندھ دیا کرو، اور ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر برتنوں کو ڈھک دیا کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ برتن ڈھک دیا کرو اور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو کیونکہ سال بھر میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں وباء نازل ہوتی ہے، جس کھلے ہوئے برتن یا بغیر منہ بندھے مشکیزے پر گزرتی ہے اس میں ضرور اس وباء کا حصہ گر جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲، ۳، از بخاری و مسلم)

⑭ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سونے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳، ۳، از بخاری و مسلم)

⑮ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کو کتے یا گدھے کی آواز سنو تو ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھا کرو، کیونکہ وہ ایسی (خبیث) چیزیں (شیاطین و جنات) دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے، (پھر فرمایا کہ) جب حیر ٹھہر جائیں (یعنی رات کے وقت راستوں پر لوگوں کا چلنا پھرنا بند ہو جائے) تو ایسے وقت کم نکلا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اپنی رات میں (انسان کے علاوہ) جس مخلوق کو چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، (پھر فرمایا کہ) ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا جبکہ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کے بندھ کیا گیا ہو، اور گھروں اور

برتنوں کو ڈھک دیا کرو، اور مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۳، ۷۴، از شرح السنہ)

۳۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمامہ باندھا کرو کیونکہ وہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس (کے

شملہ) کو پشت پر ڈالا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۷، ۷۸، از تہذیب فی شعب الایمان)

۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک غزوہ میں فرمایا کہ اکثر جوتا پہنے رہا کرو (اور زیادہ ننگے پاؤں نہ پھرا کرو)

کیونکہ جب تک انسان جوتا پہنے رہتا ہے (گویا) سوار رہتا ہے (اور بہت سی

مشکلات سے) محفوظ رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۹، ۸۰، از مسلم)

۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ جب تم جوتا پہنو تو داہنے پیر سے شروع کرو، اور جب اتارو تو

بائیں پیر سے اتارنا شروع کرو، غرضیکہ پہننے میں داہنا پہلے اور اُتارتے وقت

داہنا آخر میں ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۹، ۸۰، از بخاری و مسلم)

۳۴) نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو اتار

دے یا دونوں پہن لے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۸۰، ۸۱، از بخاری و مسلم)

۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو اچھی طرح بڑھاؤ اور مونچھوں کو

اچھی طرح کترو اور۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۸۰، ۸۱، از بخاری و مسلم)

- ④ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑا کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہیں، پھر فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہونے کی حالت میں بوڑھا ہو گیا، اس کے بڑھاپے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکی لکھ دے گا اور اس کے ذریعے گناہ کا کفارہ کر دے گا، اور اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند فرما دے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۸۲، از بخاری و مسلم)
- ⑤ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریضوں کو زبردستی کھانا نہ کھلاؤ، کیونکہ اللہ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۸۸، از ترمذی)
- ⑥ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ نے مرض اور دوا دونوں چیزیں نازل کی ہیں، اور ہر مرض کی دوا مقرر کی ہے، لہذا دوا کیا کرو اور حرام چیز کے ذریعے علاج نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۸۸، از ابوداؤد)
- ⑦ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو خوب اچھی طرح سے دیکھ لیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہے، (میری موجودگی میں) جو سب سے پہلے ارشاد فرمایا وہ یہ تھا کہ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ (یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو، جان پہچان ہو یا نہ ہو) اور مہمانوں (مسافروں، حاجت مندوں کو)

کھانا کھلایا کرو، اور صلہ رجمی کرو، اور راتوں کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، (ایسا کرنے سے) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۸، از ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

⑤ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! راستوں میں بیٹھنے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو، صحابہؓ نے عرض کیا: راستوں کے کیا حقوق ہیں؟ فرمایا: (نامحرموں کو دیکھنے سے) آنکھیں بند کرنا، راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم کرنا، بُرائی سے روکنا، راستہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا، مجبور کی مدد کرنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۹۸، از بخاری و مسلم)

⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے، سلام کے بعد اگر کسی درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے اور (اسی وقت) پھر ملاقات ہو جائے تو دوبارہ سلام کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۹۹، از ابو داؤد)

یعنی جب بھی ملے فوراً سلام کرو، یہ نہ خیال کرو کہ ابھی ایک لمحے پہلے تو یہ ملا ہی تھا اور میں اس وقت، سلام بھی کر چکا ہوں، بلکہ یہ خیال کرو کہ اس وقت کے سلام کے بعد وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا، اب پھر نظر پڑا ہے اس لئے پھر سلام کرو۔

④ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جب نکلو تو سلام کے ساتھ انہیں رخصت کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۹۹، از تہذیبی فی شعب الایمان)

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا کہ بیٹا! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کیا کر، اس سے تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۹۹، از ترمذی)

⑥ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت نہ دو جو سلام سے ابتداء نہ کرے (اور بغیر سلام کے ہی آنے کی اجازت مانگنے لگے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۰۱، از تہذیبی فی شعب الایمان)

⑦ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے، دیکھا کہ راستے میں مرد اور عورتیں ملے جلے جا رہے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! پیچھے ہٹ جاؤ کیونکہ تم کو راستے کے بیچ میں چلنے کا حق نہیں ہے، تم راستے کے کناروں پر چلا کرو، (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا اثر یہ ہوا کہ) عورتیں دیوار سے اس قدر مل کر چلنے لگیں کہ ان کا کپڑا دیوار سے الجھنے لگتا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۰۵، از ابوداؤد و تہذیبی فی شعب الایمان)

⑧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، ظالم ہو یا مظلوم ہو، اس پر ایک صاحب نے سوال کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کر دوں گا مگر ظالم کی مدد کیسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ظلم سے روک دے، یہی اس کی مدد ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۳، از بخاری و مسلم)

۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمائیے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کام سوچ کر شروع کر، اگر اس کا انجام اچھا ہو تو کر ڈال، اور اگر خرابی کا اندیشہ ہو تو اس کے کرنے سے رُک جا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۰، از شرح السنہ)

۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے اپنے بھائی پر اس کی بے آبروئی کر کے یا اور کسی چیز کے ذریعے ظلم کیا ہو، اسے چاہئے کہ آج ہی اس دن سے پہلے (معافی مانگ کر یا اس کا حق ادا کر کے) صفائی کر لے۔ جس دن نہ دینا ہوگا نہ درہم ہوگا، اگر اس ظالم کے نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے برابر لے کر مظلوم کو دے دیئے جائیں گے، اور اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی نیکیاں اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۵، از بخاری)

۱۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جو شخص (کسی کو) گناہ کرتے دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اگر اس کی

(بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے ہی بُرا سمجھے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۶، از مسلم)

⑩ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ وہ خواہشاتِ نفسانی اور بڑی بڑی اُمیدوں میں لگ جائے گی، (پھر دونوں کے نقصانوں کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) خواہشِ نفسِ حق (صداقت) سے روک دیتی ہے، اور لمبی اُمیدِ آخرت کو بھلا دیتی ہے، (پھر فرمایا) یہ دُنیا چلی جا رہی ہے اور وہ آخرت چلی آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد ہے (یعنی دُنیا والے لوگ بھی ہیں اور آخرت والے بھی) لہذا جہاں تک ہو سکے دُنیا کے بیٹے نہ ہو، کیونکہ آج تم دارالعمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے، اور کل کو دارالآخرت میں ہوں گے (جو حساب کی جگہ ہے) وہاں عمل نہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۴۳، از بیہقی فی شعب الایمان)

وہاں عمل نہ کر سکو گے جو کچھ کرنا ہے دُنیا میں ہی کر لو، کیونکہ عمل کرنے کی جگہ دُنیا ہی ہے، آخرت میں تو صرف حساب ہوگا اور عمل کا بدلہ ملے گا۔

⑪ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو رہتا تھا، ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسری ضروریات کی چیزیں لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگ لے (کیا چاہتا ہے؟) میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں۔ فرمایا: اور کچھ؟ میں نے عرض کیا کہ میرا تو یہی مطالبہ ہے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اچھا) تو زیادہ سجدے کر کے میری مدد کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۸۳، از مسلم)

یعنی میں بھی اللہ جل شانہ سے تمہارے اس مقصد کی کامیابی کی درخواست کروں گا اور تم بھی محنت کرو اور نماز بکثرت پڑھا کرو، بہت سجدے کرو تاکہ اللہ کی رحمت ضرور متوجہ ہو اور تم مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔

①۷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کی نماز کے لئے عید گاہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں عورتوں کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں عورتوں کی اکثریت دیکھی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳، از بخاری و مسلم اوفی الحدیث قصة حدیثها)

①۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں (ہر چیز کی) تعلیم دیتا ہوں، (پھر فرمایا) جب پاخانے جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پشت کرو، (حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا اور لید اور ہڈی سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۳، از ابن ماجہ و دارمی)

①۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے اسے چاہئے کہ طاق سلائیاں (ایک یا تین یا پانچ)

لگائے، ایسا کرے گا تو اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، (پھر فرمایا) جو شخص استنجا کرے تو چاہئے کہ طاق پتھر (یا ڈھیلے) استعمال کرے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، (پھر فرمایا) جس نے کچھ کھایا (جس میں سے کچھ دانٹوں میں انک گیا) پس جو خلال سے نکالے اسے پھینک دے اور جو زبان سے نکالے اسے نگل لے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے تو کچھ حرج نہیں، (پھر فرمایا) جو شخص پاخانے کو جائے تو پردے کی جگہ بیٹھے، اگر پردے کو کچھ نہ ملے تو ریت کا ڈھیر بنا کر اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے کیونکہ شیطان انسان کے پاخانے کے مقاموں سے کھیلتا ہے، جو ایسا کرے گا اچھا کرے گا، اور جو نہ کرے گا تو کچھ حرج نہیں، (یہ جنگل میں قضائے حاجت کرنے سے متعلق ہے، جہاں لوگوں کا گزر رہور ہا ہو)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳، از ابن ماجہ ابوداؤد و دارمی)

⑩ حضرت عبداللہ بن مسر جس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳، از ابوداؤد و نسائی)

⑪ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین لعنت کی چیزوں سے بچو:-

۱- پانی کے گھاٹ پر پاخانہ نہ کرو،

۲- راستے میں پاخانہ نہ کرو،

۳- سایہ میں (جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں) پاخانہ نہ کرو۔

①۲ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اولاد کی عمر ۷ برس کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم کرو، اور دس برس کی عمر میں انہیں مار کر نماز پڑھاؤ، اور ان کے بسترے (دس سال کی عمر میں) الٹ الٹ کر دو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۵۸، از ابوداؤد)

①۳ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کے کھانے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو کھالے تو (بدبو جانے تک) ہماری مسجدوں میں ہرگز نہ آئے، (پھر فرمایا کہ) اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر (پہلے ان کی بدبو کو ختم کر دو)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۷۰، از ابوداؤد)

①۴ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (نماز کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیر کی طرح سیدھا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صفیں ڈرست کرنا سیکھ گئے ہیں (تو یہ کام چھوڑ دیا)، پھر ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (نماز پڑھانے کے لئے) کھڑے ہو گئے، بکسیر کہنے ہی کو تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بندو! صفیں ضرور سیدھی کر لیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں اختلاف پیدا فرمادے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۹۷، از مسلم)

اور بعض روایات میں ہے کہ آگے پیچھے نہ کھڑے ہو، ورنہ تمہارے

دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۹۸، از مسلم)

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جو لوگ اچھے ہیں وہ اذان دیا کریں، اور جو قرآن پڑھنا خوب جانتے ہوں وہ امام بنا کریں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۰، از ابوداؤد)

⑥ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایسی جگہ امام نہ بنے جہاں دوسرا شخص با اثر ہو، اور کوئی شخص دوسرے شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ (کرسی، مسند، مصلی وغیرہ) پر اس کی بلا اجازت کے نہ بیٹھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۰، از مسلم)

⑦ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں بعض امام (لمبی نماز پڑھا کر مقتدیوں کو) نماز سے نفرت دلانے والے بن جاتے ہیں، جو شخص لوگوں کو نماز پڑھانے مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی اور کام کاج والے بھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۱، از بخاری و مسلم)

⑧ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز پڑھا کرو، کیونکہ تم سے پہلے نیک لوگ اس نماز کو پڑھتے آئے ہیں، اور یہ نماز تمہارے پروردگار کی نزدیکی کا سبب ہے اور گناہوں کا کفارہ اور گناہوں کو روکنے والی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۹، از ترمذی)

⑨ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھ

چکے تو اپنے گھر کے لئے (بھی) نماز کا کچھ حصہ چھوڑ دے، (گھر میں کچھ نہ کچھ نماز پڑھے) کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں بہتری فرمائے گا۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۱۳، از مسلم)

⑩ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر کام کو عہدگی سے کرنا ضروری قرار دیا ہے، جب تم (اسلامی قانون کے ماتحت کسی کو) قتل کرو تو خوش اسلوبی سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو، ذبح کرتے وقت چھری خوب تیز کر لو اور اس طرح جانور کو آرام پہنچاؤ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۵۷، از مسلم)

⑪ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کا حاکم بنا کر بھیجے گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے (جس پر عمل کروں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دین کے اعمال میں اخلاص برتنا، ایسا کرنے سے تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔
(الترغیب والترہیب ص: ۵۳)

صرف اللہ کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں، اور جو عمل اخلاص سے کورا ہوگا اللہ کے یہاں اس کی کچھ قیمت نہ ہوگی، گو بظاہر وہ عمل کتنا ہی اُونچا اور عمدہ ہو، لہذا اگر کسی نے راتوں رات نمازیں پڑھیں اور روزے پر روزے رکھتا رہا اور حج بھی بارہا کئے اور خیر کے موقعوں پر خرچ کرنے میں بھی پیش پیش رہا، لیکن اس کی نیت میں اخلاص نہ تھا، اور یہ عمل خدا کی خوشنودی کے لئے نہ کئے

تھے تو یہ اعمال بجائے مفید ہونے کے اس کے لئے آخرت میں وبال اور مصیبت ہوں گے۔

چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے بریا کار شہید، بریا کار عالم اور بریا کار تجنی کو منہ کے بل کھینچ کر روزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(مکتوبہ ص: ۳۳)

معلوم ہوا کہ چونکہ بریا و نمود یا اور کسی دنیاوی غرض سے کروڑوں روٹی اعمال بھی نقصان اور مصیبت کا باعث ہوں گے، اس لئے اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل کرنا بے امتیازان اعمال کے کرنے سے بہتر ہے جو صفت اخلاص سے خالی ہوں۔

① حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے شرماؤ جیسا کہ شرمانے کا حق ہے، صحابہؓ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے شرم کرتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں (کہ زبان سے کہہ دو کہ ہم شرماتے ہیں) بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شرمائے جیسا کہ شرمانے کا حق ہے تو وہ اپنے سر اور ان چیزوں کی حفاظت کرے جن پر سر شامل ہے (یعنی دماغ، ناک، کان، آنکھ، زبان کو گناہوں سے بچائے) اور پیٹ کو اور پیٹ جن چیزوں پر شامل ہے ان کی حفاظت کرے، (یعنی پیٹ میں حرام نہ جانے دے، اور پیٹ کے ساتھ جو شرم کی چیز لگی ہوئی ہے اس کو گناہوں سے محفوظ رکھے، اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کو بھی گناہوں سے بچائے، اور دل

کی بھی حفاظت کرے، گناہوں کا سوچ بچار نہ کرے، پیٹ ان سب اعضاء پر مشتمل ہے) اور موت کو اور (قبر میں جسم کے) ریزہ ریزہ ہو جانے کو یاد کرے۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا دنیا کی زینت کو چھوڑ دے گا، پس جو شخص ایسا کرے وہ اللہ سے شرمایا جیسا کہ شرمانے کا حق ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۰، از ترمذی)

③ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ تم کو لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔ (الترغیب والترہیب ص: ۳۹۹، از احمد، ابن حبان)

دوسری روایت میں ہے جس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر یاد کرو کہ منافق لوگ تم کو بریا کار کہنے لگیں۔ (الترغیب ج: ۲ ص: ۳۹۹)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بریا کاری خود اپنی نیت سے متعلق ہے، دوسروں کے بریا کار کہنے سے یا دوسروں کے علم میں اپنا نیک عمل آجانے سے بریا کار نہیں بن جاتے۔

④ حضرت اُمّ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے، کیونکہ یہ ہجرت کا سب سے افضل درجہ ہے، اور فرائض کی پابندی کر، کیونکہ یہ افضل ترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کر کیونکہ تو کوئی ایسی چیز لے کر اللہ کے پاس نہیں پہنچے گی جو اس کے

ذکر کی کثرت سے زیادہ اس کو محبوب ہو۔ (الترغیب ج: ۲، ص: ۴۰۰، از طبرانی)
 ہجرت کا سب سے افضل درجہ گناہوں کا چھوڑ دینا ہے، اس سے معلوم
 ہوا کہ صرف ملک و وطن کا چھوڑ دینا ہجرت نہیں ہے بلکہ اصل ہجرت یہ ہے کہ
 اللہ نے جن چیزوں سے بروکا ہے ان سے رُک جائے۔ جیسا کہ دوسری حدیث
 میں ارشاد ہے:-

المهاجر من هجر الخطايا والذنوب۔

ترجمہ:- حقیقی مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔

اسی طرح ایک جہاد تو یہ ہے کہ دشمنانِ اسلام سے جنگ کرے، مگر اس
 سے بھی افضل جہاد یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کے فرضوں کا پابند رہے، اور نفس کی
 ناگواری کے باوجود اللہ کے حکموں پر عمل کرتا رہے، اور جب تک بقیدِ حیات
 رہے اس سلسلے میں نفس سے جنگ رکھے۔

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمانوں کو تازہ
 کرتے رہا کرو، کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمانوں کو کیسے تازہ
 کریں؟ ارشاد فرمایا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی کثرت کرو۔

(الترغیب ج: ۲، ص: ۴۱۵، از احمد و طبرانی)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس
 سے پہلے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے اور تمہارے درمیان آڑ لگ جائے "لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ" کی کثرت کرتے رہو۔ (الترغیب ج: ۲، ص: ۴۱۶، از ابو یعلیٰ)

یعنی معلوم نہیں موت کب آجائے اور نیک اعمال کرنے سے محرومی ہو جائے، لہذا موت کی آڑ لگ جانے سے پہلے پہلے "اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی کثرت کر لو۔

(۱۹) حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چند عورتوں کو خطاب کر کے) فرمایا کہ تم تسبیح و تہلیل اور تقدیس کی پابندی رکھو، اور انگلیوں پر پڑھا کرو، کیونکہ ان سے دریافت کیا جائے گا (اور جواب دینے کے لئے) ان کو بولنے کی قدرت دی جائے گی اور تم (ذکر اللہ سے) غافل نہ ہو جانا ورنہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۰۲، از ترمذی و ابوداؤد)

تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنے کو اور تہلیل "اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے کو کہتے ہیں، اور تقدیس خدائے تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو کہتے ہیں، "قدوس" اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، مطلب یہ ہے کہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا ورد رکھو اور (مثلاً) "سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ" پڑھا کرو، انگلیوں پر پڑھنے کا حکم فرمایا اور اس کی حکمت یہ بتائی کہ قیامت کے دن انگلیوں کو بولنے کی طاقت دی جائے گی اور ان سے سوال ہوگا جس نے ان کو اللہ کے ذکر کے لئے استعمال کیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دیں گی۔

یہ جو فرمایا کہ اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ، ورنہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی، یہ بہت اہم نصیحت ہے، اللہ کا ذکر مرد و عورت سبھی کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے، رُوح کی غذا ہے اور رُفیع درجات کا سبب ہے، اور اس میں دُنیا و

آخرت کی خصوصی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے جانے کا بہت بڑا فائدہ ہے، عورتوں کو خصوصیت سے ذکر کرنے کی تاکید فرمائی، کیونکہ ان میں دنیا داری اور ذکر اللہ سے غفلت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

① حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ جل شانہ سے سوال کر بیٹھو اور وہ قبول فرمائیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۳، از مسلم)

اس حدیث میں ایک خاص نصیحت فرمائی اور وہ یہ کہ دُعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہئے، دُکھ، تکلیف، شر اور ضرر کی دُعا کبھی نہ مانگے، کیسی ہی تکلیف ہو اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے یا جان و مال کے لئے ہرگز زبان سے بددعا نہ نکالیں، عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان کو کوئی سنیے کی عادت ہوتی ہے، بات بات میں شوہر کو، بچوں کو، جانوروں کو، حتیٰ کہ گھر کی ہر چیز کو اپنی بددعا کا نشانہ بنا دیتی ہیں، پھر جب بددعا لگ جاتی ہے یعنی جو مانگا وہ مل جاتا ہے اور جانی و مالی نقصان ہو جاتا ہے تو رونے اور سوسے بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔

② حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہرگز تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کے پہنچنے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگر (موت کی) دُعا کرنی ہی ہو تو یوں دُعا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا
كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

ترجمہ:- اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو، اور مجھے موت دیجو جبکہ موت میرے لئے بہتر ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۹، از بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، اگر اچھے کام کرنے والا ہے تو ممکن ہے کہ (جتنی زندگی بڑھے اسی قدر) اور خیر میں اضافہ ہو، اور اگر بُرے کام کرنے والا ہے تو ممکن ہے کہ (آگے چل کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو) راضی کر لے۔ (ایضاً بخاری)

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو اور جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی کوئی دُعا قبول نہیں فرماتا جو غافل ہو اور ادھر ادھر کے خیالات میں مشغول ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۹۰، از ترمذی)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے وصیت فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرنا، اور ہر بلندی پر ”اللہ اکبر“ کہنا، جب وہ صاحب چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دُعا دیتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کیا:-

اللَّهُمَّ أَطْوَلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

ترجمہ:- اے اللہ! اس کے راستے کو مختصر فرما دے اور اس پر
سفر آسان فرما۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۱۳، از ترمذی)

⑬ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے جوتے کا تسمہ (بھی) ٹوٹ جائے
تو "إِنَّا نَبِيُّوْنَا إِنَّا إِلٰهِي لِرَجْعُونَ" پڑھو، کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۵۳، از تہمتی فی شعب الایمان)

قرآن مجید میں مصیبت پہنچنے پر "إِنَّا نَبِيُّوْنَا إِنَّا إِلٰهِي لِرَجْعُونَ" پڑھنے کی
تعلیم دی گئی ہے، یہ کلمہ مومن کے لئے بہت بڑی تسلی کا کلمہ ہے، مطلب یہ ہے
کہ یہ جو میری اولاد جاتی رہی یا کوئی چیز گم ہو گئی یا اور کوئی مصیبت پہنچ گئی تو کچھ
افسوس کی بات نہیں کیونکہ ساری دنیا ہی ختم ہوگی اور سب ہی فنا ہوں گے، مجھے
بھی خود دنیا چھوڑ کر اللہ کے یہاں جانا ہوگا، اس مصیبت کا اجر مجھے وہیں مل
جائے گا، لہذا غم کی بات نہیں ہے۔

چونکہ مصیبت پر اجر ملتا ہے اس لئے ہر چھوٹی اور بڑی سے بڑی مصیبت
کو اجر کا ذریعہ بنانا اور اس پر "إِنَّا نَبِيُّوْنَا إِنَّا إِلٰهِي لِرَجْعُونَ" پڑھنا ضروری ہوا۔

یہ بات نہیں ہے کہ ہزاروں روپے گم ہونا ہی مصیبت ہے، بلکہ ایک
پیسے کا نقصان ہو جانا اور ذرا سا نزلہ و زکام ہو جانا بھی مصیبت ہے، اس پر بھی
"إِنَّا نَبِيُّوْنَا إِنَّا إِلٰهِي لِرَجْعُونَ" پڑھنا چاہئے۔

⑭ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو شور بہ پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال کیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۱، ۱۰۲ از مسلم)

یعنی پڑوسیوں کی خاطر شور بے میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اس میں سے ان کے گھروں میں بھیجا کرو۔

⑬ حضرت اُمّ مجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سائل کو (روکھا سوکھا واپس نہ کرو، اس) کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی دے دیا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۱، ۱۰۲ از نسائی و مالک)

⑭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے جو کوئی اللہ کا واسطہ دے کر پناہ چاہے اس کو پناہ دے دو، اور جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کو دے دیا کرو، اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے اس کا بدلہ دے دیا کرو، اگر بدلہ دینے کو تمہارے پاس نہ ہو تو اس کے لئے اس قدر دُعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دیدے کہ تم نے اس کا بدلہ ادا کر دیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۰۱، ۱۰۲ از احمد، ابوداؤد، نسائی)

اسلام نے اجتماعی زندگی کے بڑے بہترین اور بے نظیر اصول بتائے ہیں، انہی میں سے ایک اصول یہ ہے کہ جو تمہارے ساتھ کچھ احسان کرے، کچھ ہدیہ دے، یا کسی آڑے وقت میں کام آجائے تو تم یہ نہ سمجھ لو کہ اس پر ہمارا حق واجب تھا، اس نے ادا کر دیا، بلکہ کوشش کرو کہ اس کا بدلہ ادا ہو جائے، مگر اس سے یوں نہ کہو کہ یہ تیرے اس احسان کا بدلہ ہے کیونکہ اس سے وہ رنجیدہ ہوگا۔

اگر کسی طرح بھی تم اس کا بدلہ ادا نہیں کر سکتے تو اللہ سے دُعا کرو کہ اے

اللہ اس کو دنیا و آخرت کی خیر و برکت نصیب فرما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدلہ دینے کا بہت اہتمام فرماتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابو بکر کے علاوہ میں سب کے احسانات کا بدلہ ادا کر چکا ہوں۔ (مکتوٰۃ ص: ۵۵۵، از ترمذی)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹ ہدیہ دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھ اونٹ ہدیہ دیئے۔

(مکتوٰۃ الصالح ص: ۲۶۱، از ترمذی)

⑩ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو اور وہاں سے سایہ سرک جائے اور اس کا کچھ جسم ڈھوپ اور کچھ سایہ میں ہو جائے تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے۔ (مکتوٰۃ الصالح ص: ۳۰۵، از ابوداؤد)

دوسری روایت میں ہے کہ وہاں سے اٹھ جائے کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔ (ایضاً ص: ۳۰۵، از شرح السنہ)

⑪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "أَلْعَضُّ بَشُو" کہے، اور اس کے جواب میں دوسرے (مسلمان) بھائی کو چاہئے کہ "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یوں کہے: "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْعَضِّ"۔ (مکتوٰۃ الصالح ص: ۳۰۵، از بخاری)

۱۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے کہا کہ میرا دل سخت ہے (اس کا کچھ علاج بتائیے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۵، از احمد)

۱۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرماتا ہے، تم زمین پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم فرمائے گا، یعنی مخلوق کے ساتھ تمہارے رحم کرنے پر اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۲۳، از ابو داؤد، ترمذی)

۱۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاخانہ کرتے وقت اور بیوی سے ہم بستری کے وقت کے علاوہ اور کسی وقت ننگے نہ ہوا کرو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ حضرات (یعنی فرشتے) ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے، لہذا ان سے شرم کرو اور ان کا اکرام کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۶۹، از ترمذی)

۱۸۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں نہ کھایا کرو (اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہوں) کیونکہ قسمیں سودا تو بکوادتی ہیں مگر مال بے برکت ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۳، از مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو خطاب کر کے فرمایا: اے تاجرو! بلاشبہ اس خرید و فروخت میں بے جا باتیں اور قسمیں

آجاتی ہیں، لہذا تم صدقہ دے کر (اس میں خیر کی) ملاوٹ کر دیا کرو۔

(مکھلوۃ المصاحیح ص: ۲۳۳، از ابو داؤد، ترمذی)

①۱۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے جوانو! تم میں جس کو نکاح کا مقدر ہو اسے چاہئے کہ شادی کر لے، کیونکہ شادی کر لینے سے آنکھیں بند رہتی ہیں (غیر محرم پر نہیں پڑتی ہیں) اور شرم گاہ پاک رہتی ہے (یعنی گناہ کے موقعوں میں استعمال کرنے سے اسے بچا سکتے ہو) اور جس کو شادی کرنے کا مقدر نہ ہو اس کو چاہئے کہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے اس کی شہوت میں جوش نہیں رہے گا۔

(مکھلوۃ المصاحیح ص: ۲۶، از بخاری و مسلم)

①۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (دنیا کے رواج میں) عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے:-

۱- اس کے مال دار ہونے کی وجہ سے، ۲- اس کے صاحبِ عزت ہونے کی وجہ سے (نسبی عزت یا اور کسی طرح کی)، ۳- اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، ۴- اس کے دین دار ہونے کی وجہ سے۔

لہذا تو دین دار عورت حاصل کر کے کامیابی حاصل کر، خدا تیرا بھلا کرے۔

①۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب (تمہاری بیٹی یا خاندان کی اور کسی لڑکی کے

ساتھ نکاح کرنے کے لئے) کوئی ایسا شخص تمہارے پاس پیغام بھیجے جس کی دینی زندگی اور اخلاق تم کو پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دیا کرو، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ ہوگا اور (لسبا) چوڑا فساد ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از ترمذی)

③ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت والی عورتوں اور ایسی عورتوں سے شادی کرو جن کے اولاد بہت ہوتی ہو، کیونکہ میں (قیامت کے روز) دوسری اُمتوں کے مقابلے میں تم کو پیش کر کے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ (عورت کے خاندان کی عورتوں کے احوال سے کثیر الاولاد ہونے کا اندازہ ہو سکتا ہے)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از ابو داؤد و نسائی)

④ حضرت معاویہ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم پر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو کھائے تو اسے بھی کھلا، اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا، اور (کسی ضرورت سے باجائز شریعت اُمر سے سزا دینا ہو تو) چہرے پر مت مار، اور گالی گفتار سے پیش نہ آ، اور (مصلحتاً اگر اس سے بول چال بند کرنا ہو تو) گھر میں اس سے کلام ترک کر لے (یعنی اسے گھر سے باہر نہ نکال اور نہ خود گھر میں آنا بند کر)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۸۱، از احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت قبول کر لو، کیونکہ عورتیں پہلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور بلاشبہ پہلی کے اوپر کا حصہ بہت زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، سو اگر تم اس کو سیدھی کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور وہ یوں ٹیڑھی ہی رہے گی، لہذا تم عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کر لو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۸۰، از بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ عورت کے مزاج میں کجی اور ٹیڑھا پن ہے، جسے روزانہ ہم دیکھتے رہتے ہیں، اور ان کا یہ فطری ٹیڑھا پن دُور کرنے لگو گے تو ٹیڑھا پن دُور نہیں ہوگا، نتیجہ یہ ہوگا کہ توڑ دو گے، یعنی طلاق دے دو گے، اور طلاق بُری چیز ہے جیسا کہ دوسری حدیثوں میں آیا ہے۔

لہذا عورت سے نباہ کرنا ضروری ہے اور نباہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کے ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہو۔

①۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اے علی! اپنی ران نہ ظاہر کرو اور کسی زعمہ یا مردہ کی ران کی طرف مت دیکھو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۹، از ابوداؤد، ابن ماجہ)

①۶ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علی! (جب نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے) پہلی نظر کے بعد دوسری نظر کو باقی نہ رکھ، کیونکہ پہلی نظر (جو بلا اختیار پڑے گی) وہ تو معاف ہے اور دوسری معاف نہیں ہے (اس پر پکڑ ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۹، از احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

(۳۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نامحرم عورتوں کے پاس نہ آیا جائیگا کہ وہ یہ سن کر ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عورت کے سرال کے مرد (دیور، جینھ، تندولی وغیرہ) اگر آجائیں تو اس کا کیا حکم ارشاد فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرال کا مرد تو موت ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۸، از بخاری و مسلم)

یعنی سرال کے مردوں سے تو اور بھی زیادہ بچنے اور پردہ کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ سرال کے مرد موت کے مشابہ ہیں، اگر ان سے پردہ کرنے میں بے احتیاطی برتی تو چونکہ وہ اپنے ہی آدمی سمجھے جاتے ہیں اس لئے گل کے ہوتے آج ہی دو فتنے ظاہر ہو جائیں گے جن کے روکنے کے لئے پردہ قائم کیا گیا ہے۔

ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پردہ کرنا عورت ہی کے ذمے نہیں ہے، بلکہ مردوں کو بھی اس کا حکم ہے کہ غیر عورتوں کو نہ دیکھیں اور بے پردگی کا موقع نہ دیں، اور ناپسندیدہ کمرے میں جائیں جس میں غیر عورت ہو۔

(۴۰) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اونچی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو بیوی کو چاہئے کہ فوراً آجائے اگرچہ تنور (یا چولہے) پر (روٹی پکا رہی) ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۸۱، از ترمذی)

(۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے،

حتیٰ کہ (اس جگہ) اس کا نکاح ہو جائے یا وہ (وہاں) نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۷۱، از بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی بیچ پر بیچ نہ کرے، اور اس کی منگنی پر منگنی نہ کرے، ہاں اگر اجازت دیدے تو درست ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۳۷، از مسلم)

۳۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے یہ خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پریشانیوں سے نجات دے تو چاہئے کہ (اپنے) تنگ دست قرض دار کو مہلت دیدے یا قرضہ چھوڑے یعنی معاف کر دے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۵۱، از مسلم)

۳۲) حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تولنے والے سے فرمایا جو مزدوری پر تول رہا تھا کہ جھکا کر تول۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۵۳، از احمد، ابو داؤد و ترمذی)

۳۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنا بھی ہو سکے اللہ سے ڈر، اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر، اور جب تو کوئی گناہ کرے تو اس سے توبہ کر، پوشیدہ گناہوں کی پوشیدہ توبہ کر اور جو گناہ علانیہ کیا ہو اس کی توبہ علانیہ کر۔ (الترغیب والترہیب ج: ۳ ص: ۹۳، از طبرانی)

۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو، غنیمت حاصل ہوگی، روزے رکھو، تندہرست

رہو گے، سفر کرو، مال دار ہو جاؤ گے۔ (الترغیب والترہیب ج: ۲ ص: ۸۳، از طبرانی) (۱۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کے حضور میں توبہ کر لو، اور اس سے پہلے کہ (دنیا کے) کاموں میں لگو نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کر لو، (یعنی مشغولیت ہوتی رہتی ہے، دنیا کے مشاغل سے جتنی بھی فرصت پاؤ نیک اعمال میں کوتاہی نہ کرو) اور ذکر اللہ کی کثرت کر کے اس تعلق کو جوڑے رکھو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے، اور اسی تعلق کو قائم کرنے کے لئے پوشیدہ اور علانیہ صدقہ بھی کثرت سے کرو، تم کو رزق ملے گا اور تمہاری مدد ہوگی اور تمہارے نقصانات کا بدلہ عنایت کیا جائے گا۔

(الترغیب والترہیب ج: ۳ ص: ۲۵۲)

(۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے تین روز پہلے فرمایا کہ تم ضرور اس حال میں مرنا کہ اللہ عزوجل سے تمہارا گمان اچھا ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۹ از مسلم)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، لہذا بندوں کو چاہئے کہ اپنے بارے میں اللہ سے اچھا گمان رکھیں، اس کی مغفرت اور جنت کی امید رکھیں اور یہ سمجھیں کہ وہ مغفرت فرمائے گا اور جنت نصیب فرمائے گا، خدائے تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان نہ رکھنا ایک طرح کی رحمت سے ناامیدی ہے جو اس کے یہاں بڑا جرم ہے، قرآن شریف میں آیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے گراہ لوگ ہی ناامید ہوتے

ہیں، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اللہ سے ڈر ہو جاوے، ایمان والوں کا خاصہ یہ ہے کہ ڈرتے بھی رہیں اور امید بھی باندھے رہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہی ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ سے اچھا گمان رکھو، اور اس گمان کو موت تک باقی رکھو، حتیٰ کہ جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ سے تمہارا اچھا گمان ہو۔

(۳۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ، اس سے تم کو آخرت یاد رہے گی۔

(الترغیب والترہیب ج: ۳ ص: ۳۱۸، از احمد، بزار، ابن حبان)

(۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دُعا کرے، کیونکہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی طرح ہے۔

(الترغیب والترہیب ج: ۳ ص: ۳۶۲، از ابن ماجہ)

(۳۸) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کیا کرو، اور ان کی بُرائیوں کو ذکر میں مت لاؤ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۱۷، از ابوداؤد و ترمذی) دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے حق میں) خیر کا ذکر کرو، کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۰، از مسلم)

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کو بُرا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے جو عمل آگے بھیجے ان کے (نتیجے کی طرف) وہ پہنچ چکے، (اب تمہیں ان کے بُرا کہنے سے کیا فائدہ؟)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۳۵)

⑬ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (گناہ کر کے) شرمندہ ہونے والا (اللہ سے) رحمت کا امیدوار ہوتا ہے اور (اپنے اعمال پر نظر کر کے) اترانے والا اللہ کے غصے کا انتظار کرتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! یہ سمجھ لو کہ بلاشبہ ہر عمل کرنے والا عنقریب اپنے عمل کے پاس (آخرت میں) پہنچ جائے گا، اور دُنیا سے کوئی اپنے عمل کی خوبی یا بُرائی کو دیکھے بغیر نہ نکلے گا۔

پھر فرمایا: اور اعمال کا مدار خاتموں پر ہے، رات اور دن دونوں سواریاں ہیں، لہذا ان پر سوار ہو کر آخرت کی طرف خوبی کے ساتھ چلو اور آخرت کے اعمال کو کل پر رکھنے سے بچو کیونکہ موت ایک دم (اچانک) آجائے گی، اور تم میں سے کوئی اللہ عزوجل کے حلم (بُردباری) سے دھوکا نہ کھائے (کہ اس کی بُردباری کو دیکھ کر گناہ کرتا رہے، بلکہ ہر وقت عمل خیر میں لگا رہے) کیونکہ جنت تم سے اس سے زیادہ قریب ہے جتنا جوتے کا تسمہ تم سے قریب ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:-

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ ﴿۱۰۱﴾

(الزلزال)

﴿۱۰۱﴾

ترجمہ:- جس نے ذرہ برابر نیکی کی، وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(ترغیب)

﴿۱۰۲﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ دنیا مینہی اور سبز ہے اور بلاشبہ اللہ نے تم کو اس میں خلیفہ بنایا ہے، لہذا وہ دیکھے گا کہ تم (اس میں) کیسے عمل کرتے ہو، سو (تم دنیا سے دل نہ لگاؤ بلکہ) دنیا سے بچو، اور (خصوصاً) عورتوں سے بچو (یعنی ان کی باتوں میں آکر اللہ کی نافرمانیوں میں مت لگ جاؤ) کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۶۷، از مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کو ضرر پہنچانے والا ہو۔

﴿۱۰۳﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو اب قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ قبروں کی زیارت سے دنیا کی بے رغبتی حاصل ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۵۳، از ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت عبرت حاصل کرنے اور آخرت یاد آنے اور دنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے ہے، لیکن آج کل قبروں کی زیارت کے نام سے قبروں پر میلے لگائے جاتے ہیں، اور ان دھندوں میں پڑ کر آخرت کو بھی بھول جاتے ہیں، اور (قوالی سن کر) نفس کو خوب مزادے کر دنیا میں دل لگاتے ہیں، اِنَّا اَشْبُوْا اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

۳۳) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن کر مت رکھو، ورنہ اللہ بھی تجھے شمار کر کے دے گا، (یعنی تھوڑا تھوڑا دے گا، اور اگر خوب خرچ کرے گی تو خوب دے گا، مگر گناہوں میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے، جس قدر ہو آخرت کے لئے خرچ کرے) پھر فرمایا: اور بند لگا کر مت رکھو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی بخشش روک لے گا، جس قدر بھی تھوڑا بہت ہو سکے خرچ کر۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۸، از بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابنِ آدم! دوسروں پر خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶۳، از بخاری و مسلم)

۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود و نصاریٰ (اور اسی طرح دوسرے کافروں) کو سلام نہ کیا کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں مل جاؤ تو ان کو تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۹۸، از مسلم)

کافر، اللہ کے نزدیک ذلیل ہے، اسی لئے کافر کو سلام کرنے سے منع فرمایا، کافر کو جنگ راستے کی طرف مجبور کرو، یعنی کشادہ اور کھلے ہوئے راستے میں تم چلو اور جنگی کی طرف اور نالے کی طرف اس کو راستہ دو۔

(۱۳۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن اور ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے کھونٹے کے پاس ٹھہر جاتا ہے، اسی طرح مؤمن کا حال ہے کہ وہ غفلت سے کوئی گناہ کر لیتا ہے، پھر (اس کے بعد) ایمان کی طرف واپس آ جاتا ہے، (اور توبہ و استغفار سے گناہ ڈھلواتا ہے) لہذا تم اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلایا کرو اور مؤمنوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو (تا کہ وہ اس کے ذریعے ایمان کے کام کریں)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۶۹، ۱۱۳ زبیدی فی شعب الایمان و ابو نعیم فی الحلیہ)

(۱۳۲) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک (بہت بڑا) پیالہ تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کو غراء کہتے تھے (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) جب چاشت کا وقت ہوا اور حضرات صحابہ نے چاشت کے نفل پڑھ لئے تو وہ پیالہ لایا گیا جس میں اس وقت شہید (یعنی روٹی کے ٹکڑوں کو شورپے میں ڈال کر بنایا ہوا کھانا) تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ مجتمع ہو کر اس میں سے کھانے لگے۔

جب کھانے والے زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جگہ نکالنے کے لئے) دوڑا نو بیٹھ گئے (جیسا کہ نماز میں بیٹھتے ہیں)، یہ دیکھ کر ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے پوچھا: آپ اس طرح کیوں بیٹھے؟ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مجھے اللہ نے کریم بندہ بنایا ہے اور متکبر سرکش نہیں بنایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا بیج کا حصہ چھوڑے رکھو، ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۹، از ابو داؤد)

①۴۸ وحشی بن حرب (تابعی) رحمہ اللہ اپنے باپ دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ ہم کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: جی (ہم تو ایسا کرتے ہیں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مل کر کھانا کھاؤ اللہ کا نام لے کر (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) کھاؤ ایسا کرنے سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۳۶۹، از ابو داؤد، احمد، ترمذی، نسائی)

①۴۹ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے کہ جو چیز تجھے کھنکے میں ڈالے اس کو چھوڑ کر اس کو اختیار کر لے جس میں کھنکا نہ ہو، کیونکہ جو چیز ٹھیک ہوتی ہے اس سے دل کو اطمینان ہوتا ہے، اور جو ناڈرست ہوتی ہے وہ دل میں کھنکتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص: ۴۳۲، از احمد و ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ جب تیرا دل کسی چیز کے بارے میں کھنکے اور اس کو حلال ماننے سے رُکے اور گھٹے تو اس کو چھوڑ دے، اسی طرح جب کسی کام کے

کرنے کا ارادہ ہو مگر دل اسے قبول نہ کرتا ہو اور اس کام کے گناہ ہونے کا اندیشہ اور خطرہ ہو تو اسے نہ کرو، کیونکہ اگر اس میں گناہ نہ ہوتا تو دل کو اطمینان ہوتا اور سینے میں گھٹن نہ ہوتی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جو چیز تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۱۶، از احمد) یعنی کسی کام سے بچنے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ دل میں کھٹکے، اور اس کے کرنے کو بشارت سے دل گوارا نہ کرے، یہ سچے مؤمن کا حال ہے، بشرطیکہ دل کو گناہوں کی سیاحت سے برباد نہ کر دیا ہو۔

(۱۵) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دُور ساتھ لے چلے اور پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور سچ بولنے اور عہد پورا کرنے اور خیانت سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔

اور یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ یتیم پر رحم کیا کر، اور یتیموں کی حفاظت کیا کر، غصے کو بیا کر، بات نرمی سے کیا کر، سب مسلمانوں کو سلام کیا کر، امام (یعنی مسلمانوں) کے ساتھ لگا رہ (یعنی ان کا ساتھ نہ چھوڑ)، قرآن شریف کی سمجھ حاصل کر، آخرت سے محبت کر، حساب (آخرت) سے گھبرایا کر، دنیا کی اُمیدیں کم کر اور اچھے عمل کر۔

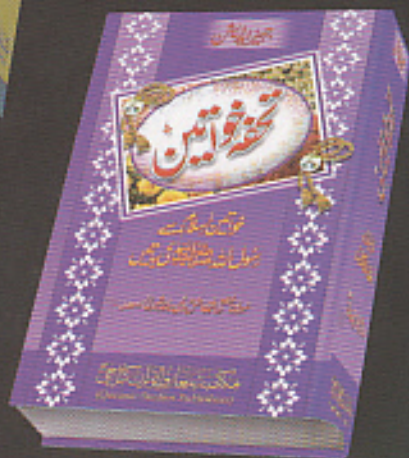
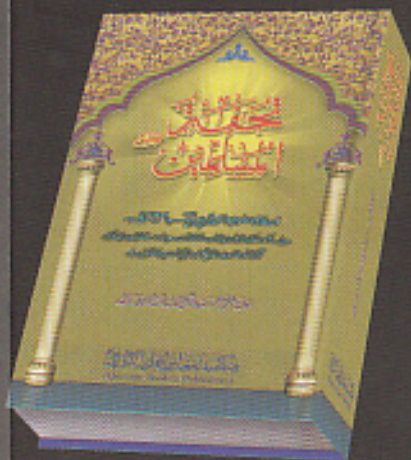
مزید فرمایا:-

اے معاذ! میں تجھے اس سے منع کرتا ہوں کہ تو کسی مسلمان کو گالی دے یا کسی جھوٹے کو سچا بتادے، یا کسی سچے کو جھوٹا بتادے، یا مسلمانوں کے منصف امیر کی نافرمانی کرے، یا یہ کہ زمین میں فساد کرے۔

پھر فرمایا کہ اے معاذ! تو اللہ کو یاد کر، ہر درخت اور پتھر کے پاس، اور جب بھی کوئی گناہ ہو جائے توبہ کر، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ کر۔ (الترغیب والترہیب ج: ۳ ص: ۱۰۷، از: سیّدی، کتاب الزہد)

ولقد تمت هذه الرسالة بتوفيق الله المالك العلام، والحمد لله على التمام وحسن الختام، والصلوة والسلام على رسول محمد سيد الانام، وعلى آله وصحبه وعلى من تبعهم باحسان الى يوم القيامة۔





مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)



www.quranicpublishers.com